© rasailojaraid.com

علامہ انور صابری مرحوم

تبصرہ

اس دور کی مردہ نبضوں میں احساس کو زندہ کون کرے
مایوس فضاؤں میں جی کر یوں خونِ تمنا کون کرے

ایثار کے ہر اک پہلو سے جب آنکھ بچائی جاتی ہو
جس خون سے قومیں بنتی ہیں اُس خون کا سودا کون کرے

جب حسنِ چمن آزاد نہیں تقسیم نشیمن یہ کیسی
موہوم تسلی سے دل کے جذبات کو ٹھنڈا کون کرے

اسلاف کے خونیں افسانے یہ راز بتاتے ہیں اب بھی
آسان ہے دنیا پر قبضہ تلوار پہ قبضہ کون کرے

غیروں کے تنفر سے مجھ کو انکار نہیں ہے کچھ لیکن
غیروں سے لڑائی کی خاطر گھر ہی میں جھگڑا کون کرے

اجزاءِ مخالف کو یک جا کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا،
جب عیش پسندی فطرت ہو اس راز کو افشاں کون کرے

اسلام برائے نام سہی اغراض سے برتر ہے قائد
ناکامیٔ مستقبل کی قسم اس نام کو رسوا کون کرے

بے سود ہے فکرِ چارہ گری کاموں میں افراتفری ہے
بخشا ہے جسے خود اپنوں نے اس غم کا مداوا کون کرے

تقریرِ بخاری کا انور مفہوم میں اتنا سمجھا ہوں
جینے کی تمنا سے پہلے مرنے کی تمنا کون کرے

(جانباز مرزا مرحوم)

تلقین

اگر ہم آدمی ہوتے ہوئے انسان بن جائیں
تو پھر تاریخ عالم کے لئے عنوان بن جائیں

بتوں کو توڑ دیں اور چھوڑ دیں آئین افرنگی
خدائی میں خدا کا آخری فرمان بن جائیں

ہماری ٹھوکروں میں سلطنت ہو سارے عالم کی
مسلمانو! اگر ہم صاحبِ ایمان بن جائیں

ارادہ تو کرو اوجِ ثریا تک پہنچنے کا
ستارے جگمگا کر راستے کی جان بن جائیں

سمندر کی روانی چند لمحوں کی روانی ہے
یہی موجیں اٹھیں اور بڑھ کے اک طوفان بن جائیں

اگر تم موت کو ایک کھیل سمجھو زندگانی کا
حیاتِ جاودانی کے لئے سامان بن جائیں

تمہاری ہڈیاں اینٹیں اگر ہوں اور لہو گارا
تو سب ٹوٹے ہوئے اسلام کے ایوان بن جائیں

© rasailojaraid.com